اسلامی بینکاری: ڈاکٹر عمران اشرف عثمانی کے اعترافات

بلاسود بینکاری کے بارے میں ساحل کے مؤقف کی ترجمانی بلکہ تائید وتصدیق وتوثیق ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کے شاگرد اور حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کے صاحبزادے جناب ڈاکٹر عمران اشرف عثمانی نے اپنے مضمون ''پاکستان میں اسلامی بینکاری کی تاریخ'' میں کی ہے۔ انھوں نے تسلیم کیا کہ ''اگر اسلامی بینک نظام تمویل اختیار کریں تو کھاتے داروں کو کم نفع ملے گا اور کھاتے دار فوراً اپنا سرمایہ نکال کر سودی بینکوں میں سرمایہ کاری پر راغب ہوں گے۔ اسلامی بینکاری کے ذریعے مختصر معیاد کے نہ تو بڑے پروجیکٹ، صنعتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کی جاسکتی ہے نہ مشارکہ مضاربہ کے ذریعے صرفی قرضوں [Consumer Financing] میں سرمایہ کاری ممکن ہے۔ جب کہ عصر حاضر میں بینکوں کے دو اہم کام یہی ہیں''۔ ڈاکٹر عمران اشرف نے مطالبہ کیا ہے کہ ''موجودہ سودی بینکاری نظام ختم کردیا جائے۔'' یہ مطالبہ ظاہر ہے دنیا کی کوئی حکومت بھی تسلیم نہیں کرے گی کیونکہ دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام غالب ہے۔ رہا سوشلزم، کمیونزم کا معاملہ تو یہ سرمایہ داری کا دوسرا رخ ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں، پہلے نظام میں سرمایہ، حصص، کمپنیوں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے نام پر جمع ہوتا ہے اور انفرادی ملکیت ختم ہوجاتی ہے۔ دوسرے نظام میں سرمایہ ریاستی سطح پر جمع ہوتا ہے اور وہاں بھی انفرادی ملکیت باقی نہیں رہتی۔ متبادل کے فلسفے کے سلسلے میں مدینہ منورہ کو دیکھیے شراب پر پابندی کا حکم آیا، تو مدینہ کی گلیوں میں شراب بہہ رہی تھی۔ لیکن کسی صحابی نے تجارت وروزگار کے لیے متبادل کی مہلت طلب نہ کی۔ تسلیم ورضا کی یہ وہ منزل ہے جو متبادل کے فلسفے کی بنیادیں منہدم کردیتی ہے۔ دوسری جانب ۲۰۰۵ء کا منظر ہے۔ اسلام آباد میں عدالت عظمٰی پنجاب میں پتنگ سازی پر پابندی عائد کررہی تھی تو باہر ہزاروں عورتیں، بچے سینہ کوبی کررہے تھے کہ ہم کیا کریں گے۔ یہ صرف دو منظر نہیں دو مختلف انسانوں اور دو مختلف تہذیبوں اور دو مختلف ادیان کے مناظر ہیں۔ انبیاء انسانوں کو بدلتے ہیں، نظام خود بخود بدل جاتا ہے۔ مغرب میں سترہویں صدی میں نشاۃ ثانیہ کی تحریک نے مذہبی انسان کو بدل ڈالا۔ دین کو معاشرت میں منتقل کیے بغیر غلبہ دین اور نجات کا ہر تصور مہمل تصور ہے۔ ہمارے مفکرین دین کو لادینی ریاستی سرمایہ دارانہ اداروں میں منتقل کرنا چاہتے ہیں جو ناممکن ہے۔ دین کا احیاء صدر اول کے روحانی معاشرے کی بازیابی اور اس انسان کے حصول کا نام ہے جسے صدر اول نے ایک مستقل نمونے کے طور پر عملاً تشکیل دیا تھا۔ مسلمان تاریخ کے جس دور میں کردار کے باعث کمال یافتہ تھے۔ اب حالت زوال سے انھیں نکال کر اسی مرتبہ کمال پر فائز کرنا دین اور علماء کا اصل کام ہے۔ اسلامی بینکاری ایک ایسا انسان تخلیق کررہی ہے جو مرتبہ کمال کے مسلمان تو درکنار عہد زوال کے گئے گزرے مسلمان تیار کرنے سے قاصر اور عاجز ہے۔ یہ بینکاری ایک ایسا انسان تیار کررہی ہے جس کا کام تعیّشات کی تلاش رہ گیا ہے۔ دنیا کو ہر لحظہ نچوڑنا، اس کی لذتوں میں غرق اور ان میں منہمک رہنا ہی اس کی زندگی کا ہدف بن گیا ہے۔ طلب دنیا امت مسلمہ میں اسلامی بینکاری کے ذریعے کردی گئی ہے۔ نفسِ الہٰ بن گیا ہے جس کی پرستش میں اضافے کے اسباب جدید ٹیکنالوجی مہیا کررہی ہے اور اس سے فیض پانے کے لیے قرض اسلامی بینک مہیا فرمارہے ہیں۔

Main

مصر میں اسلامی بینکاری کا تجربہ کیوں ناکام رہا؟

اسلامی بینکاری کے مخالف اہم علماء کی فہرست

اسلامی بینکاری کے سانچے سے کیا نکل رہا ہے؟

صدر اول کے کمال یافتہ انسان کا حصول کیسے ہو؟